علماء اہل تشیع کے تراجم وتفاسیر قرآن

حسین عارف نقوی

تفسیر لفظی اور عملی کے بغیر قرآن کریم کے احکام وہدایت پر عملدرآمد دشوار مرحلہ ہے اس لیے کہ قرآن کریم نے اکثر احکام ہدایات، واقعات اور نصائح کے سلسلے میں اختصار اور اجمال سے کام لیا ہے، چنانچہ اللہ تعالی نے فرمایا: ﴿وانزلنا الیک الذکر لتبین للناس ما نزل الیهم ولعلهم یتفکرون﴾ (۱) اور اتاری ہم نے تجھ پر یہ یاداشت کہ تو کھول دے لوگوں کے سامنے وہ چیز جو اتری ان کے واسطے تا کہ وہ غور کریں۔

اس آیت کے ذیل میں مفسرین نے لکھا ہے کہ تفسیر وہی معتبر ہے جو رسول اکرم ﷺ کے قول وفعل سے اخذ کی گئی ہو اس لیے کہ آپ اللہ تعالی کی طرف سے قرآن کریم کے مفسر کے منصب پر فائز تھے، دوسرے لفظوں میں اللہ تعالی کے آئین اور قانون کی تشریح کے مجاز آپ ہی تھے۔

اسی طرح لفظی تشریح اور تفسیر کے ساتھ ساتھ عملی تفسیر بھی فقط وہی معتبر ہے جو حضور اکرم ﷺ سے منقول ہو، اللہ تعالی کا فرمان ہے کہ: ﴿لقد کان لکم فی رسول الله اسوة حسنة﴾ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے لیے بہترین عملی نمونہ ہیں۔ (۲)

رسول کریم ﷺ کے بعد حضرت علی مرتضی علیہ السلام سید المفسرین ہیں، حضرت علی اس سلسلے میں خود بھی سب سے زیادہ تفسیر دانی کا دعویٰ کرتے تھے، اور رسول اکرم ﷺ کا یہ فرمان اس کا مؤید ہے: القرآن مع علی وعلی مع القرآن (۳)

پہلی صدی ہجری میں حضرت علیؑ کے بعد ان کے چچا زاد بھائی اور شاگرد عبداللہ بن عباس کا مقام تمام مفسرین سے اعلیٰ اور نمایاں ہے، عبداللہ بن عباس کی طرف منسوب ایک تفسیر مطبوعہ صورت میں بھی دستیاب ہے اور اس سے اسلامی دنیا میں استفادہ کیا جا رہا ہے۔

پہلی صدی ہجری کے بعد آنے والے اکثر مفسرین نے عبداللہ بن عباس اور ان کے تلامذہ

سے منقول تفسیری روایات واقوال کو ہی بنیاد بنایا، تاہم سب سے اول تفسیر تحریری صورت میں امیر المومنین حضرت علی نے مرتب کی، لیکن نامعلوم وجوہ کی بنا پر وہ ناپید ہوگئی۔ محمد بن سیرین بن معروف تابعی اسی کے بارے میں فرماتے ہیں: اگر وہ کتاب لوگوں کے ہاتھوں میں آجاتی تو ایک بڑا علمی ذخیرہ دستیاب ہوتا۔ (۴)

متقدمین مفسرین میں سے محمد بن مسعود عیاش کی تفسیر عیاشی، علی بن ابراہیم قمی کی تفسیر قمی، فرات بن ابراہیم کوفی کی تفسیر فرات، محمد بن ابراہیم نعمانی کی تفسیر نعمانی، شیخ الطائفہ محمد بن حسن طوسی صاحب کی تہذیب الاحکام واستبصار کی تفسیر "التبیان فی علوم القرآن" "ابو الفتوح رازی" کی "روض الجنان، شیخ ابوعلی فضل بن حسن طبرسی کی تفسیر "مجمع البیان" "جوامع الجامع" وہ تفسیر ہیں، جن میں بنیادی طور پر تفسیر بالمنقول کا طریقہ اپنایا گیا ہے، لیکن جوں جوں زمانہ متاخر ہوتا گیا، مباحث تفسیری میں طوالت آتی گئی اور کئی کئی ضخیم جلدوں میں تفاسیر ہونے لگیں، اور مرورزمانہ وگردش ایام سے پیدا ہونے والے مسائل بھی زیر بحث آنے لگے۔

جب سے اسلام برصغیر میں داخل ہوا ہے، تب سے ہی قرآن اور اس کی تفسیر کا کام بھی مسلمانوں نے موردتوجہ قرار دیا ہے، اس لیے کہ بہر حال قرآن مسلمانوں کی زندگی کا بنیادی حصہ تھا جسے کلی طور پر نظر انداز کرنا کسی طرح ممکن نہ تھا۔

برصغیر کے شیعہ علماء واکابرین نے ترجمہ، تفسیر، لغات القرآن، علوم القرآن، تجوید القرآن پر عربی، فارسی، اردو، پشتو، سندھی، گجراتی، انگریزی اور بلتی میں اور سینکڑوں سے متجاوز کتابیں لکھیں، ترجمہ وتفسیر قرآن مجید سے متعلق اہم کتابیں یہ ہیں۔

اردو زبان میں

۱۔ انوار القرآن: مولانا سید راحت حسین گوپال پوری دم ۱۳۷۶ھ اسمیں لفظی ترجمہ، بامحاورہ ترجمہ، صرفی ونحوی بحث، صوفیانہ تفسیر، تفسیر بطریقہ اہلسنت اور آخر میں شیعی

نقطہ نظر سے بحث کی گئی ہے علاوہ ازیں فقہی احکام پر مشتمل آیات کی نہایت اچھے اسلوب سے توضیح وتشریح اور انکے اہم نکات بیان کیے گئے ہیں یہ تفسیر کئی جلدوں پر مشتمل ہے جن میں سے جلد اول ۸۵۶ صفحات پر مشتمل ہے جو ۱۳۵۷ھ میں چھپی۔

۲۔ ترجمہ وتفسیر القرآن الکریم: حافظ سید فرمان علی (م۱۳۳۴ھ) اس تفسیر میں اس وقت کے مطابق نہایت عمدہ اور مختصر طریقے سے بحث کی گئی ہے، یہ تفسیر ۹۴۰ صفحات پر مشتمل ہے اور بیسیوں مرتبہ شائع ہو چکی ہے۔

۳۔ ترجمہ وتفسیر قرآن: تاج العلماء سید علی محمد (م۱۳۱۲ھ) دو جلدوں میں ۱۳۰۴ھ میں لکھنو میں چھپی اس تفسیر میں رد عیسائیت کا پہلو غالب رکھا گیا ہے، سرسید احمد کان کے خیالات کا رد بھی اس میں موجود ہے۔

۴۔ ترجمہ قرآن شریف : محمد حسین قلی خان اس ترجمہ وتفسیر میں سرسید احمد خان کے خیالات کا رد ہے۔ سرسید احمد خان نے ''مکاتبات الخلان اور تحریر فی اصحل التفسیر'' اور مابعد براہ راست ''تفسیر مباحث آیات'' اردو میں لکھنا شروع کی جس سے پورے ملک میں ہیجان پیدا ہو گیا انگریزوں نے اس کو خوش آمدید کہا اور مسلمانوں نے اسے بالعموم مسترد کر دیا اسی زمانے میں سید جمال الدین افغانی ہندوستان آئے اور انھوں نے سرسید احمد خان کے افکار کے خلاف تحریر وتقریر کے ذریعے مسلمانوں کو ہوشیار کیا شیعہ وسنی ہر دو نے انکے جوابات لکھنے شروع کیے۔ محمد قلی خان ''تاج العلماء مولانا سید علی محمد نے سرسید کی رد میں کام کیا۔

۵۔ قرآن مترجم: سید علی بن غفران (م۱۲۵۹ھ،۱۸۴۲ء) شیعی نقطہ نظر سے یہ پہلا اردو ترجمہ قرآن ہے ترجمہ کے ساتھ بطور تفسیر ''خلاصہ المنہج'' (فارسی از ملا فتح اللہ کاشانی (م۹۹۷ھ) کا ترجمہ ہے۔ یہ تین حصوں پر مشتمل ہے ۱۳۱۳ھ۔۱۸۱۸ء) اور

شاہ عبدالقادر (م۱۲۳۰ھ۱۸۱۵) کے ہم عصر تھے

۶۔ تفسیر عمدۃ البیان: مولانا سید عمار علی سونی پتی (۱۳۰۴ھ،۱۸۸۶ء) پہلی مرتبہ ہی تفسیر ۱۲۸۸ھ میں مطبع پنجابی لاہور میں چھپی تین حصوں پر مشتمل ہے پندرہ سو سے زیادہ صفحات ہیں اس تفسیر کا زیادہ تر انحصار روایات اھل بیت پر ہے عقائد کو بطور خاص قرآنی آیات سے منطبق کر کے واضح کیا گیا ہے۔

۷۔ ترجمہ وتفسیر قرآن: تاج العلماء مولانا سید علی محمد (م۱۳۱۲ھ۔۱۸۹۴ء) دوجلدوں میں ۱۳۰۴ھ میں لکھنو میں چھپی تاج العلماء ردعیسائیت میں مصروف تھے یہ تفسیر دراصل سرسید احمد خان کے خیالات کا رد ہے۔

۸۔ ترجمہ وتفسیر محمد قلی خان (۱۳۲۰ھ۱۹۰۲ء)

۹۔ ترجمہ وتفسیر القرآن الکریم: حافظ سید فرمان علی (م۱۳۳۴ھ،۱۹۱۶ء) حافظ صاحب کا زمانہ مناظرے کا زمانہ تھا اس لیے اس میں یہ پہلو غالب ہے ۹۶۰ صفحات پر مشتمل ہے بیسیوں مرتبہ چھپ چکی ہے۔

۱۰۔ قرآن مجید مترجم وحاشیہ :مولانا سید مقبول احمد (م۱۳۴۰ھ،۱۹۲۱)

۱۱۔ ترجمہ تفسیر قرآن ضیاء الاسلام: مولانا سید زیرک حسین امروھی (م ۱۳۶۵ھ، ۱۹۴۶ء) تفسیر روایات کے ذریعے ہے مگر بعض مقامات پر آیات قرآنی کے ذیل میں تعویزات کا اندراج بھی کیا گیا ہے، ۱۳۳۱ھ کو دلی پرنٹنگ ورکس دلی میں چھپی۔

۱۲۔ قرآن مجید مترجم مع حاشیہ: شیخ محمد علی (م ۱۳۶۷ھ، ۱۹۴۷ء) دھلی: مطبع اثنا عشری، ۱۳۳۰ھ ، ۹۶۸ص

۱۳۔ انوار القرآن: مولانا سید راحت حسین گوپالپوری (م۱۳۷۶ھ،۱۹۵۷ء) اس میں

لفظی ترجمہ، بامحاورہ ترجمہ صرفی ونحوی بحث، صوفیانہ تفسیر، تفسیر بطریقہ اہل سنت اور آخر میں شیعی نقطہ نظر سے بحث سے کی گئی ہے علاوہ ازیں فقہی احکام پر مشتمل آیات کی نہایت اچھے اسلوب سے توضیح وتشریح اور انکے اہم نکات بیان کئے گئے ہیں یہ تفسیر کئی جلدوں پر مشتمل ہے۔

جلداول ۸۵۶صفحات، طبع بہار (ہند) ۱۳۵۷ھ

۱۴۔ تفسیر لوامع القرآن: مولانا مرزا احمد علی امرتسری (۱۳۹۰ھ، ۱۹۷۰ء) اس تفسیر میں سرسید احمد خان (م ۱۸۹۸ام) غلام احمد پرویز (م ۱۹۸۵ام) اور غلام احمد قادیانی (م ۱۹۰۸ءم) کے خیالات کا بطور خاص رد کیا گیا ہے۔

۱۵۔ تفسیر المتقین: مولانا سید امداد حسین کاظمی (م ۱۳۹۵ھ، ۱۹۷۵ء) بیسیوں قدیم تفاسیر کو پیش نظر رکھا گیا ہے۔

۱۶۔ فصل الخطاب: علامہ سید علی نقی نقوی (م ۱۴۰۸ھ ۱۹۸۸ء) اس تفسیر سے کافی عرصے پہلے علامہ مرحوم نے ''مقدمہ القرآن'' نامی کتاب لکھی تھی جس میں قرآن مجید کے اسرار ورموز کو واضح کیا گیا تھا اور قرآن پاک کی اہمیت وافادیت کو نہایت احسن طریقے سے واضح کیا گیا تھا۔ یہ تفسیر پہلی مرتبہ سری نگر میں چھپی اور مابعد مصباح القرآن ٹرسٹ لاہور نے ۱۹۸۲،۸۳ءم میں چار جلدوں میں شائع کیا۔

۱۷۔ تفسیر القرآن: مولانا سید ظفر حسن امروہی (م ۱۴۲۰ھ، ۱۹۹۰ء) چودہ جلدوں پر مشتمل ہے کئی مرتبہ چھپ چکی ہے، زیر نظر اشاعت دریا خان ضلع بھکر کی ہے پہلا حصہ مقدمہ کے طور پر لکھا گیا ہے، تفسیر کے ساتھ صرفی ونحوی تحلیل بھی کی گئی ہے۔

بعض ان تفاسیر کو جو عربی یا فارسی میں لکھی گئی تھیں، کو اردو کے قالب ڈھالا گیا جن میں سے بعض یہ ہیں:

ا۔ یہ تفسیر امام حسن عسکری (عربی) کی طرف منسوب ہے گو تفسیر کی اندرونی شہادت اسکے خلاف ہے۔

۲۔ آثار حیدری، مولانا سید شریف حسین بھریلوی (م ۱۳۶۱ھ، ۱۹۴۲ء) لاہور سے کئی مرتبہ چھپ چکی ہے ۶۰۰ ص

۳۔ ترجمہ تفسیر حیدری: مولانا محمد باقر یزدی تفسیر امام حسن عسکری کا دوسرا ترجمہ بمبئی: مطبع احمدی ''۲۷۵ ص

۴۔ تفسیر فرات (عربی): شیخ فرات کوفی

۵۔ تفسیر فرات: مولانا ملک محمد شریف ملتانی (م ۱۴۰۷ھ، ۱۹۸۷ء) ملتان، ۱۳۹۸ھ، ۴۳۵ ص

۶۔ تفسیر نمونہ (فارسی): گروہ مصنفین، زیر نظر آیت اللہ ناصر مکارم شیرازی

۷۔ تفسیر نمونہ: مولانا سید صفدر حسین نجفی (۱۴۱۰ھ۔ ۱۹۸۹) انقلاب ایران کے بعد لکھی گئی یہ تفسیر جدید مسائل کا حل واضح طور پر پیش کرتی ہے، ۲۷ جلدوں پر مشتمل ہے۔ لاہور: مصباح القرآن ٹرسٹ۔

۸۔ تفسیری موضوعی (فارسی): استاد جعفر سبحانی

۹۔ قرآن کا دائمی منشور: مولانا صفدر حسین نجفی (م ۱۹۹۸ء) موضوع وار آیات قرآنی کی تفسیر، لاہور: مصباح القرآن ٹرسٹ۔

۱۰ پیام قرآن (فارسی): گروہ مصنفین

۱۱۔ پیام قرآن: مولانا سید صفدر حسین نجفی (م ۱۴۱۰ھ، ۱۹۸۹.) یہ تفسیر تفسیر موضوعی ہے لاہور مصباح القرآن ٹرسٹ، تین جلدوں پر مشتمل ہے۔

فارسی زبان میں

۱۔ لوامع التنزیل، علامہ سید ابوالقاسم حائری (م ۱۳۲۴ھ، ۱۹۰۶ء)
علامہ سید علی الحائری (م ۱۳۶۰ھ، ۱۹۴۱ء)

بارھویں پارے تک کی تفسیر علامہ سید ابو القاسم حائری نے، تیرھویں پارے سے ستائیسویں پارے تک انکے صاحبزادے علامہ سید علی الحائری نے لکھی کل ۲۷ جلدیں ہیں جن میں سے ۲۰ جلدیں چھپیں ہیں۔

اس تفسیر میں فلسفیانہ انداز میں بحث کی گئی ہے اسکا اسلوب بیان یہ ہے کہ سب سے پہلے مختلف مسالک کے اقوال مع انکے دلائل کے نقل کئے گئے ہیں اور اس کے بعد اپنے نظریے کو متعدد دلائل سے پیش کیا گیا ہے یہ دور مناظرے کا دور تھا اس لیے مناظرہ کا پہلو غالب ہے۔

عربی زبان میں

۱۔ ینابیع الابرار (دو جلدیں): مولانا سید محمد تقی (م ۱۲۹۸ھ، ۱۸۸۱ء)

۲۔ ینابیع الابرار (جلد): مولانا سید محمد ابراہیم (م ۱۳۰۷ھ، ۱۸۹۰ء)

۳۔ احسن القصص: تاج العلماء مولانا سید علی محمد (م ۱۳۱۲ھ ۱۸۹۴ء) اس تفسیر میں خاص طور پر یہود و نصاریٰ کے مصادر سے انکے مسائل پر بحث کی گئی ہے عظیم آباد، ۱۳۰۵ھ، ۸۱۲ص

انگریزی زبان میں

۱۔ ترجمہ قرآن: سید حسین بلگرامی (م ۱۳۴۴ھ، ۱۹۳۰ء) میں چھپا۔

۲۔ ترجمہ وحواشی قرآن: بادشاہ حسین (م ۱۳۵۶ھ، ۱۹۳۷ء) لکھنؤ: مدرسۃ الواعظین، ۱۳۵۰ھ

۳۔ ترجمہ وحواشی قرآن: پروفیسر میر احمد علی وفاخانی (م ۱۳۹۶ھ ۱۹۷۶ء) وحجۃ الاسلام مرزا مھدی پویا (م ۱۳۹۳ھ، ۱۹۷۳ء)

۴۔ ترجمہ قرآن: ایم ایچ شاکر قم: انصاریان پبلی کیشنز، ۶۳۴ ص اسکا پہلا ایڈیشن پاکستان میں چھپا تھا۔

۵۔ ترجمہ المیزان: مولانا سید سعید اختر رضوی (م۱۹۸۳ء) آیت اللہ سید محمد حسین طباطبائی (۱۴۰۰م)، کی تفسیر المیزان (عربی) سے ترجمہ صرف پانچ جلدیں ایران سے چھپی ہیں۔

سندھی زبان میں

۱۔ ترجمہ قرآن: میر گل حسن خان تالپور میر پور بھٹو ضلع ٹھٹھہ، ۱۹۱۱م

۲۔ ضیاء الایمان تفسیر القرآن: محمد خان لغاری دو جلدوں میں مکمل ہے جو شائع ہو چکی ہیں

۳۔ ترجمہ وحواشی قرآن: قاری امان اللہ مولانا سید فرمان علی (م۱۳۳۴ھ، ۱۹۱۶ء) کے ترجمہ وحواشی کا ترجمہ

پشتو زبان میں

ترجمہ قرآن (منظوم): مولانا سید جعفر حسین آف استرزئی پایان پشاور

گجراتی زبان میں

ترجمہ وتفسیر قرآن: حاجیم علی کاٹھیواڑی یہ ترجمہ وتفسیر کئی مرتبہ چھپی ہے۔

بلتی زبان میں

ترجمہ قرآن: محمد یوسف حسین آبادی بلتی زبان میں کیا گیا پہلا ترجمہ جس سے بلتستان، کرگل اور لداخ کے مسلمانوں کو فائدہ ہوگا۔ سکردو بلتستان بکڈ پو ۱۹۹۵م، ۱۴۰۸ص

حوالہ جات

(۱) سورۃ النحل: ۴۴ (۲) الاحزاب/۲۱

(۳) تاریخ دمشق ابن عساکر، ج۳ص۱۲۴، ۱۲۵ (۴) تاریخ الخلفاء السیوطی